اور ظاہر ہے کہ یہ اختلاف یہی معنی رکھتا ہے کہ وہ مختلف فیہ معاملات میں اپنی رائے کو صحیح اور امام صاحب کی رائے کو غلط سمجھتے تھے۔ لیکن کیا اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ یہ دونوں حضرات امام ابو حنیفہ کے مقابلہ میں اپنے آپ کو افضل سمجھتے تھے؟

(۴) یہ الزام کہ ہم ارکانِ جماعت اسلامی کے سوا باقی سب مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں، اگر بار بار ان تمام تحریرات کو پڑھنے کے بعد لگایا گیا ہے جو ہم نے اس الزام کی تردید میں بار بار لکھی ہیں تو اس کا کوئی جواب صبر کے سوا نہیں ہے۔ آخر سارے معاملات کا فیصلہ اسی دنیا میں تو نہیں ہو جاتا ہے، کوئی عدالت آخرت میں بھی تو قائم ہوگی۔

الکوہل آمیز ادویہ کا استعمال

سوال: اس زمانہ میں انگریزی ادویہ جو عام طور پر رائج ہیں ان میں سے ہر رقیق دوا میں الکوہل (شراب کا جوہر) شامل ہوتا ہے۔ میں ان سے اجتناب کرتا ہوں۔ لیکن عرض یہ ہے کہ خمر کی تحریم کے متعلق جو حکم قرآن شریف میں ہے اس میں اگر خمر کا مطلب "نشہ آور چیز" لیا جائے تو دوا میں الکوہل اتنا کم ہوتا ہے کہ نشہ نہیں کرتا اور نہ کوئی اس مقصد سے پیتا ہے، نہ اس ترکیب سے اپنے لیے حلال کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یوں باریک بینی کی جائے تو ڈبل روٹی میں بھی آٹے کا خمیر اٹھنے پر کچھ الکوہل بن جاتا ہے اور شربت جو بوتلوں میں آتے ہیں ان میں بھی کچھ الکوہل ضرور بن جاتا ہے، بلکہ باسی انگوروں میں بھی بنتا ہے۔ اگر ان صورتوں میں کوئی وجہ حرمت نہیں تو دار ہوتی تو آخر صرف دواہی کے اندر الکوہل کی شمولیت کیوں اتنی زیادہ قابلِ توجہ ہو؟ نیز اگر باعتبار لغت خمر کا مطلب انگوری شراب لیا جائے تو الکوہل انگوری شراب نہیں ہے، اس لیے انگریزی ادویات ناجائز نہ ہونی چاہئیں۔ لیکن علماء نے اس زمانہ میں جب ایسی ادویات سامنے نہیں تھیں ایسے سخت فتوے دے دیے کہ آج انھیں مختلف مواقع پر چسپاں (Apply) کرنے سے بڑی مشکل پیش آرہی ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ آج کل یونانی ادویہ مرکبہ کا خالص حالت میں دستیاب ہونا بہت ہی دشوار ہے۔ خمیرہ مروارید میں بڑے سے بڑا متقی دواساز بھی مروارید کی جگہ تھوڑی سی صدف ملا دیتا ہے۔ نیز جانیں بچانے کے لیے جب لوگ زیادہ ترقی یافتہ انگریزی طب اور جراحی کے ماہرین کی طرف متوجہ ہونے

پر مجبور ہیں تو آخر وہ یونانی ادویہ تجویز کر دینے سے رہے! ان سارے پہلوؤں کو ملحوظ رکھ کر آپ اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

جواب: خمر اگرچہ انگوری شراب کو کہتے ہیں، لیکن اس سے مراد ہر نشہ آور چیز ہے۔ چنانچہ خمر کی تعریف یہ بیان کی گئی ہے کہ "الخمر ما خامر العقل" یعنی ہر وہ چیز خمر ہے جو عقل کو ڈھانک لے۔ اور شریعت میں یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ "ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام" یعنی جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔ یہ کم مقدار کی حرمت نشہ کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ کم مقدار استعمال کر لینے سے نفس کے اندر کی وہ رکاوٹ دور ہو جاتی ہے، یا کم از کم کمزور پڑ جاتی ہے، جو حرام چیز کے لیے نفس میں موجود ہوتی ہے۔

پھر یہ بات علمی طریق پر معلوم ہے کہ تمام شرابوں میں وہ اصل چیز جو نشہ پیدا کرنے والی ہے، الکوہل ہی ہے۔ اس لیے کسی صورت میں اس کا استعمال جائز تو نہیں ہو سکتا۔ البتہ ایسے حالات میں جب کہ فنِ طب کی ترقی مسلمانوں کے ہاں ایک مدت سے بند ہو چکی ہے، اور جدید زمانہ میں اس فن کی تمام ترقیات ایسے لوگوں کے ہاتھوں ہوئی ہیں جو حرام و حلال کی تمیز سے خالی ہیں، اور انھوں نے نئے زمانہ کی بیشتر موثر دواؤں میں الکوہل کو ایک اچھا محلل پاکر دوا سازی میں بکثرت استعمال کیا ہے، افراد کے لیے اضطرار کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ شریعت کسی انسان سے یہ مطالبہ نہیں کرتی کہ وہ اپنی صحت اور اپنی زندگی کی حفاظت کے صرف ان ذرائع پر انحصار کرے جو کسی خاص زمانہ تک دریافت ہوئے ہوں اور اس زمانہ کے بعد دریافت ہونے والے ذرائع خواہ کتنے ہی کارگر اور مفید ہوں، ان سے اجتناب کر کے اپنے آپ کو خطرے میں ڈالے۔ اس لیے افراد تو اضطرار کی بنا پر ان ذرائع میں حرمت کا سبب موجود ہوتے ہوئے بھی ان کو اپنی زندگی کی حفاظت کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، لیکن تمام مسلمان بحیثیت مجموعی اس وقت تک اس گناہ کے ذمہ دار بنتے رہیں گے جب تک وہ فنِ طب اور دوا سازی کی جدید ترقیات کو مسلمان بنا لینے کی اجتماعی کوشش نہ کریں۔

جدید فنِ طب اور دوا سازی کو مسلمان بنانے سے میری مراد یہ ہے کہ اس فن کی تمام موجودہ اور آئندہ ترقیات کو اسلام کے اصولِ اخلاق کا پابند بنایا جائے اور دوا سازی کے تمام موجودہ اور آئندہ ترقی پذیر ذرائع کو اسلامی حدود کے سانچے میں ڈھال لیا جائے۔ یہ کام جب تک اجتماعی سعی سے نہ ہوگا افراد تو اضطرار کی وجہ سے معاف ہوتے رہیں گے، لیکن جماعت کے نامۂ اعمال میں مسلسل گناہ لکھا جاتا